عاشقِ اکبر

(سیرتِ صدیقِ اکبر کے چند گوشے)

- بچپن کی حیرت انگیز حکایت 2
- حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف 3
- سب سے پہلے کون ایمان لایا؟ 5
- صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور قرآن 17
- صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مدنی آپریشن فرمایا 57
- زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مدنی پھول 60
- منقبت سیدنا صدیقِ اکبر 64

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1288

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ،
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

عاشقِ اکبر[1]

(سیرتِ صِدّیقِ اکبر کے چند گوشے)

دُعائے عطّار: یاربَّ الْمصطَفٰی! جو کوئی 64 صَفْحات کا رسالہ: ''عاشقِ اکبر'' پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ سچ بولنے والا بنا اور اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: قِیامت کے روز **اللہ** پاک کے عَرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شَخْص **اللہ** پاک کے عَرش کے سائے میں ہوں گے۔ عَرض کی گئی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شَخْص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری **سُنَّت** کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرة ص ۱۳۱ حدیث ۳٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی محمَّد

بچپن کا حیرت انگیز واقِعہ

عاشقِ اکبر حضرتِ **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ نے کبھی بُت کو **سَجْدہ** نہ کیا۔ چند برس

مدینہ

[1]: یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (کراچی) میں ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع (1 رمضان شریف 1410ھ / 29-03-90) میں فرمایا تھا۔ بہت کچھ تَرمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

کی عُمْر میں آپ کے باپ (یعنی حضرتِ ابوقُحافہ رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے) عبادت خانے میں لے گئے جہاں غیرِ خُدا کی عِبادت کی جاتی تھی، اور کہا: یہ ہیں تمہارے بُلند و بالا خدا، انہیں سَجْدہ کرو، وہ تو یہ کہہ کر باہَر گئے۔ حضرت صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں بےلباس ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتّھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔'' وہاں بھلا کیا جواب ملتا! آپ نے ایک پتّھر اُس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا، باپ نے واپَس آکر یہ حالت دیکھی انہیں غصّہ آیا، اور وہاں سے آپ کی ماں (یعنی حضرتِ اُمُّ الْخَیر رضی اللہ عنہا جو بعد میں مسلمان ہوئیں) کے پاس لائے، سارا واقِعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو، جب یہ پیدا ہوا تھا تو غَیب سے آواز آئی تھی کہ:

يَا اَمَةَ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ   اَبْشِرِىْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ

اِسْمُهٗ فِى السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ   لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّ رَفِيْقٌ

یعنی: ''اے اللہ پاک کی بندی! تجھے خوش خبری ہو یہ بچّہ عَتِیق ہے، آسمانوں میں اس کا نام صِدّیق ہے، محمد صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا صاحِب و رفیق (یعنی دوست اور ساتھی) ہے۔''

یہ رِوایَت خود حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی مجلس میں بیان کی، جب یہ بیان کر چکے، حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِرِ بارگاہ

ہوئے اور عرض کی: صَدَقَ اَبُو بَکْرٍ یعنی ابوبکر نے سچ کہا۔

(اِرشادُ السّاری شرح صحیح بخاری ج۸ ص ۳۷۰ مُلَخَّصاً)

عاشقِ اکبر کا مُختَصر تعارُف

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مُبارَک نام: عبدُاللّٰہ، آپ کی کُنْیَت: ابوبکر اور اَلْقاب: صِدّیق و عتیق ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! صِدّیق کا معنٰی ہے: ''بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔'' اور عتیق کا معنٰی ہے: ''آزاد''۔ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے آپ کو بِشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ[1]۔ یعنی تم اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہو جہنَّم کی آگ سے۔'' اِس لئے عتیق آپ کا لقَب (TITLE) ہوا۔ آپ قُرَیشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شَجَرۂ نسب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے خاندانی شَجَرے سے مِل جاتا ہے۔ آپ عامُ الْفِیل[2] کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّے شریف میں پیدا ہوئے۔ اور تمام جہادوں میں مُجاہِدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور صُلْح و جنگ کے تمام فیصلوں میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخِری نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے وزیر و مُشیر (یعنی مشورہ دینے والے) بَن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا حق ادا کیا۔ 2 سال 3 ماہ اور چند دن مَسندِ خلافت پر رونق

مدینہ

[1]: ترمذی ج۵ ص۳۸۲ حدیث ۳۶۹۹۔ [2]: یعنی اُس سال جس سال بد بخت اَبْرَہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبے شریف پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''عجائب القرآن مع غرائب القرآن'' کا مُطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اَفروزرہ کر 22 جُمادَی الْاٰخِرہ 13ھ[1] پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی۔[2] مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ اَنور میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلوئے مُقدَّس (BESIDE) میں دَفْن ہوئے۔

”یا صِدِّیقِ اکبر“ کے 10 حُرُوف کی نسبت سے 10 فضائلِ عاشقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

﴿1﴾ (ایک موقع پر فرمایا:) يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔یعنی ”تمہارے پاس (ابھی) ایک جنّتی مرد آئے گا۔“ اتنے میں حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے[3] ﴿2﴾ اِنَّکَ يَا اَبَابَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ ۔یعنی اے ابوبکر! میری اُمّت میں سے تم جنّت میں داخل ہونے والے پہلے شخص ہوگے[4] ﴿3﴾ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۔یعنی تم اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہو جہنّم کی آگ سے[5] ﴿4﴾ لَا يُحِبُّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ مُنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمَا مُؤمِنٌ ۔یعنی ابوبکر و عمر سے مُؤمن مَحبّت رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے بُغْض رکھتا ہے[6] ﴿5﴾ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَابَكْرٍ ۔یعنی بے شک سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان و مال کو مجھ پر خرچ کرنے والے ابوبکر ہیں[7] ﴿6﴾ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّاكَ الصِّدِّيْقَ ۔یعنی اے

مدینہ

[1]: البدء والتاريخ للمطهربن طاهر ج٥ ص٧٩۔ [2]: بخاری حدیث ١٣٨٧۔ [3]: ترمذی ج٥ ص٣٨٨ حدیث ٣٧١٤۔ [4]: ابوداؤد ج٤ ص٢٨٠ حدیث ٤٦٥٢۔ [5]: ترمذی ج٥ ص٣٨٢ حدیث ٣٦٩٩۔ [6]: ابنِ عَساکر ج٤٤ ص٢٢٥۔ [7]: بخاری ج٢ ص٥١٧ حدیث ٣٦٥٤۔

ابوبکر! بے شک **اللہ** پاک نے تمہارا نام صِدّیق رکھا ہے[۱] ﴿7﴾ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ۔ یعنی: ''تم میرے حوضِ (کوثر) کے ساتھی اور یارِ غار ہو۔''[۲] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان کچھ آسان کر کے عرض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے: (حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے) 16 برس کی عُمْر سے حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ رہے، عُمْر بھر حاضرِ دربار و شریکِ ہر کار (یعنی ہر کام میں شریک) و مونسِ لَیل و نَہار (یعنی رات دن آقائے رَحْمت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو راحت پہنچانے والے) رہے۔ وفات کے بعد اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے قریب دَفْن ہوئے، روزِ قِیامت حُضُور (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کے ہاتھ میں ہاتھ (ہوگا اور اس شان سے) اٹھیں گے، حوضِ کوثر پر ساتھ رہیں گے، پھر فردوسِ اعلیٰ (یعنی اعلیٰ ترین جنّت) میں ہمیشہ کا ساتھ ہے[۳] ﴿8﴾ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ۔ یعنی میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں[۴] ﴿9﴾ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَر۔ یعنی سب سے پہلے میں اپنی قَبْر سے باہر نکلوں گا، اس کے بعد ابوبکر اور پھر عُمَر[۵] ﴿10﴾ لَا یَنْبَغِی لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ۔ یعنی جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں تو ان کے لئے مُناسب نہیں کہ کوئی اور ان کی اِمامت کرے۔[۶] **شرحِ حدیث:** اس حدیث میں دلیل ہے کہ حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ دینی مُعاملے میں تمام

[۱]: کنز العمال ج۶ص۲۵۴ حدیث۳۲۶۱۲۔ [۲]: ترمذی ج۵ ص۳۷۸ حدیث ۳۶۹۰۔ [۳]: مطلع القمرین ص۱۸۰ سے آسان کرکے۔
[۴]: ابن ماجہ ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۵۴۔ [۵]: ترمذی ج۵ ص۳۸۸ حدیث ۳۷۱۲۔ [۶]: ترمذی ج۵ ص۳۷۹ حدیث ۳۶۹۳۔

صَحابۂ کرام عَلَيهِمُ الرِّضْوَان سے افضل ہیں اِسی لئے خلافت کے مُعاملے میں بھی آپ ہی کو آگے رکھا گیا۔ حضرتِ مولیٰ علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے دین کے مُعاملے میں آپ کو آگے رکھا تو بھلا ہماری دنیا کے مُعاملے میں آپ کو پیچھے کون کرسکتا ہے! (لمعات التنقیح ج۹ ص ٦٠١ حدیث ٦٠٢٩)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللهُ علٰى محمَّد

سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ الْمدینہ کی 92 صَفْحات کی کتاب، ''سوانحِ کربلا'' صَفْحہ 37 تا 39 پر ہے: اگر چہ صَحابۂ کرام وتابعین وغیرہم کی کثیر جماعتوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ''صِدّیقِ اکبر'' سب سے پہلے مومن ہیں۔ مگر بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ سب سے پہلے مومن ''حضرتِ علی'' ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ ''حضرتِ خدیجہ'' رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ایمان سے مُشرَّف ہوئیں۔ ان اَقوال میں حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے اِس طرح تَطْبیق (یعنی مُوافقت) دی ہے کہ مَردوں میں سب سے پہلے **حضرتِ ابوبکر** مُشرَّف بایمان ہوئے اور عورتوں میں حضرتِ اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) **خدیجہ** اور بچّوں میں **حضرتِ علی** رضی اللہ عنہم اَجْمَعِیْن۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص۲٦)

سب سے افضل کون؟

اہلِ سنَّت کا اس پر اجماع (یعنی اتّفاق) ہے کہ اَنْبِیا عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (اور فرشتوں

میں جو رسول ہیں ان) کے بعد تمام عالَم سے افضل حضرتِ **ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرتِ **عُمَر**، ان کے بعد حضرتِ **عُثمان**، ان کے بعد حضرتِ **علی**، ان کے بعد تمام عَشَرۂ مُبَشَّرہ، (ان کے بعد حضراتِ حَسَن و حُسَین)[۱] ان کے بعد باقی اہلِ بَدْر، ان کے بعد باقی اہلِ اُحُد، ان کے بعد باقی **اہلِ بیعتِ رِضْوان**، پھر تمام صَحابہ (رضی اللہ عنہم اَجْمَعِیْن)۔ یہ اِجْماع ابومَنصور بغدادی (رَحْمۃُ اللہِ علیہ) نے نَقْل کیا ہے۔ (مختلف اَفراد کے اعتِبار سے اِجماع کی نوعیت مختلف ہے اور اس میں مزید بھی کچھ تفصیل ہے) ابنِ عَساکر (رَحْمۃُ اللہِ علیہ) نے حضرت **عبدُ اللّٰہ** ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایت کی، فرمایا کہ ہم ابوبکر و عُمَر و عُثمان و علی کو فضیلت دیتے تھے بحالیکہ سرورِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہم میں تشریف فرما ہیں۔ امام احمد (رَحْمۃُ اللہِ علیہ) وغیرہ نے حضرت علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ سے رِوایَت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ اس اُمّت میں نبی عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے بہتر **ابوبکر و عُمَر** ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔ (ابن عَساکِر ج ۳۰ ص ۳۴۶، ۳۵۱) ذَہَبی (رَحْمۃُ اللہِ علیہ) نے کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بَتَواتُر مَنْقُول (یعنی حضرتِ مولٰی علی رضی اللہ عنہ نے کُوفے کے مِنْبَر پر یہ بات ارشاد فرمائی، لہٰذا بَہُت سے لوگوں نے سنا (اور بیان کیا)) ہے۔[۲] (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۳۴)

تو میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا

حضرتِ علی مرتَضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مجھے حضرات ابوبکر صِدّیق و عُمَر فاروق

۱: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۴۹۔ ۲: سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۴۷۴۔

www.dawateislami.net

(رضی اللہ عنہما) سے افضل کہے گا تو میں اس کو مُفتَری کی (یعنی الزام لگانے والے کو دی جانے والی) سزا دوں گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۳۰ ص ۳۸۳) (سوانح کربلا ص ۳۷ تا ۳۹)

کلامِ حسنؔ

اعلیٰ حضرت کے بھائی، اُستاذِ زَمَن، شَہَنْشاہِ سخن، حضرت مولانا حَسَن رضا خان حسنؔ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے مجموعۂ کلام ''ذوقِ نعت'' میں شانِ صِدّیقِ اکبر میں یوں لکھتے ہیں:

بیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اَکبَر کا
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صِدّیقِ اَکبَر کا

اِلٰہی! رَحم فرما! خادِمِ صِدّیقِ اَکبَر ہوں
تری رَحمت کے صدقے، واسطہ صِدّیقِ اَکبَر کا

رُسُل اور اَنْبِیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صِدّیقِ اَکبَر کا

گدا صِدّیقِ اَکبَر کا، خدا سے فَضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا، صِدّیقِ اَکبَر کا

ضعیفی میں یہ قُوّت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اَقویا صِدّیقِ اَکبَر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سِلسلہ صِدّیقِ اَکبَر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوب خدا صِدّیقِ اَکبَر کا

علی ہیں اُس کے دُشمن اور وہ دُشمن علی کا ہے
جو دُشمن عقل کا دُشمن ہوا صِدّیقِ اَکبَر کا

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اِس مَحبّت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صِدّیقِ اَکبَر کا (ذوقِ نعت ص ۷۶، ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مال وجان آقائے دوجہان پر قُربان

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْر ۔یعنی مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔'' بارگاہِ نُبُوَّت سے یہ بِشارت سُن کر حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) رو دیئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! میرے اور میرے مال کے مالِک آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہی تو ہیں۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۷۲ حدیث ۹٤)

وُہی آنکھ اُن کا جو مُنہ تکے، وُہی لب کہ مَحْو ہوں نعت کے
وُہی سَر جو اُن کے لئے جُھکے، وہی دل جو اُن پہ نِثار ہے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اِس روایتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مُبارَک عقیدہ بھی یہی تھا کہ ہم اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے غلام ہیں اور غلام کے تمام مال و دولت کا مالِک اُس کا آقا ہی ہوتا ہے، ہم غلاموں کا تو اپنا ہے بھی کیا؟

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

اِسلام کے شُرُوع کے دور میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اِسلام کو جہاں تک ممکن ہوتا مخفی (یعنی چُھپا کر) رکھتا کہ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے بھی یہی حُکم تھا تا کہ کافروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں سے مَحفُوظ رہے۔ جب **مسلمانوں کی تعداد** 38 ہوگئی تو حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسولِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اب عَلَی الْاِعلان تبلیغِ اِسلام کی اِجازت عنایت فرما دیجئے۔ مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے تو اِنکار فرمایا مگر پھر آپ کے اِصْرار پر اِجازت عنایت فرما دی۔ چنانچِہ آپ رضی اللہ عنہ سب مسلمانوں کو لے کر مسجِدُ الْحرام شریف میں تشریف لے گئے اور خطیبِ اوّل حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے خُطْبہ کا آغاز کیا، خُطْبہ شُروع ہوتے ہی کُفّار و مشرکین چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ مکّے شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کی عَظَمت و شرافت **مُسَلَّم** (یعنی مانی جاتی) تھی، اِس کے باوُجود کُفّارِ بداَطوار نے آپ پر بھی اِس قدر خونی وار کیئے کہ چِہرۂ مُبارَک لَہُولُہان ہوگیا حتّٰی کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ آپ کو وہاں سے اُٹھا کر لائے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔ شام کو جب آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں بہتری آئی، ہوش میں آئے تو سب سے پہلے یہ اَلفاظ زبان پر جاری ہوئے: ''رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا

کیا حال ہے؟'' لوگوں کی طرف سے اِس پر بَہُت مَلامَت ہوئی کہ اُن کا ساتھ دینے کی وجہ ہی سے یہ مُصیبت آئی، پھر بھی اُنہی کا نام لے رہے ہو۔

آپ کی امّی جان اُمُّ الْخَیر کھانا لے آئیں مگر آپ رضی اللہ عنہ کی ایک ہی پُکار تھی کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا کیا حال ہے؟ امّی جان نے لاعِلْمی کا اِظْہار کیا تو آپ نے فرمایا: (حضرتِ عُمَر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن صاحبہ) اُمِّ جَمیل رضی اللہ عنہا سے پوچھئے، آپ کی امّی جان حضرتِ اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور سرورِ مَعصوم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا حال معلوم کیا۔ وہ بھی حالات کے سبب اُس وَقْت اپنا اِسلام چُھپائے ہوئے تھیں اور چُونکہ (حضرتِ ابوبکر کی امّی جان) اُمُّ الْخَیر ابھی تک مسلمان نہ ہوئی تھیں لہٰذا اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا انجان بنتے ہوئے فرمانے لگیں: میں کیا جانوں کون محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) اور کون ابوبکر (رضی اللہ عنہ)؟ ہاں! آپ کے بیٹے کی حالت سُن کر رَنْج ہوا، اگر آپ کہیں تو میں چل کر اُن کی حالت دیکھ لوں۔ اُمُّ الْخَیر آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر لے آئیں۔ انہوں نے جب حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حالتِ زار دیکھی تو تَحَمُّل (یعنی برداشت) نہ کر سکیں، رونا شُرُوع کر دیا۔ حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خیر خبر دیجئے۔ حضرتِ اُمِّ جمیل رضی اللہ عنہا نے امّی جان کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے توجُّہ دِلائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اِن سے خوف نہ کیجئے، تب اُنہوں نے عرض کی: نبیِ رَحْمت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اللہ ربُّ الْعِزّت کی عِنایت سے بخیر و عافیت ہیں اور دارِ اَرْقَم

یعنی حضرتِ اَرْقم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خُدا کی قسم! میں اُس وَقْت تک کوئی چیز کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک رسولِ رَحْمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارَت کی سَعادت حاصل نہ کرلوں۔ چنانچہ اُمّی جان رات کے آخِری حصّے میں آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر حُضُور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں دارِ اَرْقم حاضِر ہوئیں۔ عاشقِ اَکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لپٹ کر رونے لگے، سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور وہاں موجود دیگر مسلمانوں پر بھی گِریہ (یعنی رونا) طاری ہوگیا کہ حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حالتِ زار دیکھی نہ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصطَفٰے جانِ رَحْمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: یہ میری اُمّی جان ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِن کے لئے ہدایت کی دُعا کیجئے اور اِنہیں دعوتِ اِسلام دیجئے۔ شاہِ خیرُ الْاَنام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کو اِسلام کی دعوت دی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیم! **وہ اُسی وَقْت مسلمان ہوگئیں۔** (البدایة والنهایة ج۲ ص۳۶۹۔۳۷۰)

جسے مل گیا غمِ مصطَفٰے ، اُسے زندَگی کا مزہ ملا
کبھی سَیلِ اَشک رَواں ہوا، کبھی ''آہ'' دِل میں دَبی رہی (وسائلِ بخشش ص۳۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں مُشکِلات پر صَبْر

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دینِ اِسلام پھیلانے کے لئے کس قدر صَدمے

www.dawateislami.net

برداشت کیے گئے، اسلام کے عظیم مُبلغین نے تَن مَن دَھن سب راہِ خُدا میں قُربان کر دیا! آج بھی **مَدَنی قافلے** میں سَفَر پر جاتے، اِنفرادی کوشش فرماتے، سُنّتیں سیکھتے سکھاتے یا سُنّتوں پر عمل کرتے کراتے ہوئے اگر مشکِلات کا سامنا ہو تو ہمیں عاشقِ اکبر سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات کو پیشِ نَظَر رکھ کر اپنے لئے تسلّی کا سامان مُہیّا کر کے دینی کام مزید تیز کر دینا چاہیے اور دِین کے لئے اپنے اندر مُصیبتیں برداشت کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے جیسا کہ عاشقِ اکبر رضی اللہ عنہ آخری دَم تک اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ دینِ اِسلام کی خدمت سراَنجام دیتے رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی اور ذرا بھی پیچھے نہ ہٹے۔ دینِ اِسلام قبول کرنے کی پاداش (یعنی بدلے) میں جو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان مظلومانہ زندگی بسر کر رہے تھے آپ نے اُن کے لئے رَحْمت و شَفْقت کے دریا بہا دیئے۔ خُدائے پاک کی بارگاہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے **صاحبِ تقویٰ** کا لقب پایا اور خدمتِ دِینِ خُدا اور اُلْفتِ مصطَفٰے میں مال خرچ کرنے پر اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمّدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی آپ کی تعریف بیان فرمائی۔

سات غلام خرید کر آزاد کئے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے 7 (غلاموں کو خرید کر اُن) کو آزاد کیا، اِن سب (غلاموں) پر اللہ پاک کی راہ میں ظُلم توڑا جاتا تھا۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۸ ص۵۰۹)

www.dawateislami.net

تین چیزیں پسند ہیں

حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، مجھے تین چیزیں پسند ہیں:

(۱) اَلنَّظْرُ اِلَیْکَ یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چمکدار چِہرے کا **دیدار کرتے رہنا** (۲) وَ اِنْفَاقُ مَالِیْ عَلَیْک آپ پر اپنا مال خرچ کرنا (۳) وَالْجُلُوْسُ بَیْنَ یَدَیْک اور آپ کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔ (تفسیر روح البیان ج٦ ص٣٦٢)

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم　　میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے
تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں　　یِہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تینوں آرزوئیں بر آئیں

اللہ کریم نے حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں خواہشیں مَحَبَّتِ رسولِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے پوری فرمادیں ﴿۱﴾ آپ رضی اللہ عنہ کو سَفَر و حَضَر (یعنی سفر و غیر سفر) میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہنا نصیب رہا، یہاں تک کہ غارِ ثَور کی تنہائی میں آپ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور دیدار کی دولت پانے والا نہ تھا ﴿۲﴾ اِسی طرح مالی قُربانی کی سَعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر قُربان کر دیا اور ﴿۳﴾ مزارِ پُراَنوار میں بھی ہمیشہ کے لئے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک قدموں میں جگہ نصیب ہوئی۔

محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) ہے متاعِ عالَمِ اِیجاد سے پیارا
پِدر مادر سے مال و جان سے اَولاد سے پیارا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے

اے عاشِقانِ رسول! عاشِقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے عشق و مَحَبَّت بھرے واقِعات میں ہمارے لئے بہت کچھ سبق (LESSON) ہے۔ راہِ عشق میں عاشِق اپنی ذات کی پروا نہیں کرتا بلکہ اُس کی دِلی تمنّا یہی ہوتی ہے کہ اپنے پیارے کی خوشی کی خاطِر اپنا سب کچھ لٹا دے۔ کاش! ہمارے اندر بھی ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ خدا و مصطَفٰے کی خوشی کی خاطِر اپنا سب کچھ لُٹا دیں۔ ؎

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مَحَبَّت کے کھوکھلے دعوے

افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمانوں کی اکثریت کی حالَت یہ ہو چکی ہے کہ عشق و مَحَبَّت کے **کھوکھلے دعوے** اور جان و مال لُٹانے کے مَحض نعرے لگاتے ہیں، ظاہری حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا اِن کے نزدیک دُنیا کی قدر (عزّت) اِس قدر بڑھ گئی ہے کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** اسلامی اَقْدار (یعنی عزتوں) کی کوئی پروا نہیں رہی، نبیِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نَماز کی پابندی کا کچھ لحاظ نہیں، غیروں کی نَقْل کرنے میں اِس قدر

مشغول کہ اِتّباعِ سنّت کا بالکل خیال نہیں۔ اللہ پاک ہمیں عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے صَدقے جوشِ عشق و مَحبّت اور جذبۂ اِتّباعِ سنّت عِنایت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

توانگریزی فیشن سے ہردم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی!

غمِ مصطفٰی دے غمِ مصطفٰی دے ہو دردِ مدینہ عطا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش ص۱۰۰،۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

یارِ غار کا مالی ایثار

غزوۂ تبوک کے موقع پر اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمّت کے مال داروں کو حُکم دیا کہ وہ اللہ پاک کے راستے میں جہاد کے لئے مالی اِمداد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ مجاہدینِ اسلام کے لئے کھانے پینے اور سُواریوں کا اِنتِظام کیا جاسکے۔ رحمت والے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ عالی شان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کی وہ صَحابی اِبنِ صَحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُ ناصِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر فرمایا: کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عرض کی: ''ان کے لیے میں اللہ پاک اور اُس کے رسول کو

چھوڑ آیا ہوں۔'' (مطلب یہ ہے کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اللہ ورسول کافی ہیں)

(سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد ج۵ ص ۴۳۵)

پروانے کو چَراغ تو بلبل کو پھول بس

صدیق کے لیے ہے خدا کا رَسول بس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللهُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر سب سے بڑے پرہیزگار

اللہ پاک پارہ 30، سُوْرَۃُ الَّیْل، آیت 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دُور رکھا جائے گا۔

تمام مُفسِّرِین کے نزدیک اس آیت میں ''اَتْقٰی'' (سب سے بڑے پرہیزگار) سے مُراد حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر خازن ج۴ ص ۳۸۴)

نہایت مُتّقی و پارسا صدیقِ اکبر ہیں

تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں (وسائلِ بخشش ص ۵۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللهُ علٰی محمَّد

مِنبرِ مُنوَّر کے زینے کا اِحترام

حضرتِ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرتِ صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ

مِنْبَرِ مُنوَّر پر زندگی بھر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں حُضُورِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوتے تھے، اِسی طرح حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، حضرتِ صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ کی جگہ اور حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ، حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی جگہ پر جب تک زندہ رہے کبھی نہیں بیٹھے۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۷۲)

سرکارِ نامدار کا یار

اے عاشقانِ رسول! جس طرح عاشقِ اکبر حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے پناہ عشق و مَحَبَّت تھی، اِسی طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے مَحَبَّت وشَفْقت فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے "فتاوٰی رضویہ" جلد 8 صَفْحَہ 610 پر وہ اَحادیثِ مُبارَکہ جمع فرمائیں جن میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ کی مُبارَک شان بیان فرمائی ہے چُنانچِہ تین روایات سُنیے:

﴿1﴾ حِبرُ الْاُمَّه (یعنی اُمَّت کے بہُت بڑے عالِم) حضرتِ عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) ایک تالاب میں تشریف لے گئے، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے (یعنی تیرے)۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صِرْف رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور (حضرتِ) ابوبکر صِدّیق (رضی اللہ عنہ) باقی رہے،

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صِدِّیق (رضی اللہ عنہ) کی طرف پیر (یعنی تیر) کے تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: ''**میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر** رضی اللہ عنہ **کو بناتا لیکن وہ میرا دوست ہے۔**'' (مُعجَم کبیر ج ۱۱ ص ۲۰۸) ﴿2﴾ حضرتِ جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم خدمتِ اقدس حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر تھے، اِرشاد فرمایا: اِس وَقت تم پر وہ شخص چمکے (یعنی ظاہر ہو) گا کہ **اللہ پاک نے میرے بعد اُس سے بہتر و بُزُرگ تَر کسی کو نہ بنایا** اور اُس کی شَفاعت، شَفاعتِ اَنْبِیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) کے مانَند ہوگی۔ ہم حاضِر ہی تھے کہ (حضرتِ) ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نظر آئے، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قِیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوگئے) اور (حضرتِ) **صِدِّیق** رضی اللہ عنہ **کو پیار کیا اور گلے لگایا۔** (تاریخِ بغداد ج ۳ ص ۳٤٠) ﴿3﴾ حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، میں نے حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حضرتِ علی مُرتَضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ حاضِر ہوئے۔ حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے مُصافَحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور گلے لگایا اور اُن کے دَہَن (یعنی مُنہ) پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا مُنہ چومتے ہیں؟ فرمایا: ''اے اَبُوالْحَسَن[1] (رضی اللہ عنہ)! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ میرے ربّ کے حُضُور۔'' [الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۱ ص ۱۸۵] (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۶۱۰-۶۱۲)

مدینہ

[1]: اپنے بڑے شہزادے حضرتِ اِمام حَسَن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی نسبت سے آپ کی کُنْیَت ''ابوالحسن'' ہے۔

رُسل اور اَنْبِیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے

یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت ص ۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مُریدِ کامل

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''فتاوٰی رَضویہ شریف'' میں فرماتے ہیں:

''اَولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیھِم فرماتے ہیں کہ پوری کائنات میں مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسا نہ کوئی پیر ہے اور نہ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی مُرید ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر نے امامت فرمائی

''بُخاری و مُسلِم'' نے حضرتِ ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مریض ہوئے اور جب مرض میں شدّت ہوئی تو فرمایا: ابوبکر کو حکم کرو کہ نَماز پڑھائیں۔ حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ نَرم دل آدمی ہیں، آپ کی جگہ کھڑے ہوکر نَماز نہ پڑھاسکیں گے۔ فرمایا: حکم دو ابوبکر کو کہ نَماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی عُذر پیش کیا۔ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر یہی حکم بتاکید فرمایا اور حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حَیاتِ مبارَک (یعنی ظاہری مبارک زندگی) میں نَماز پڑھائی۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۴۲ حدیث ۶۷۸)

www.dawateislami.net

یہ حدیثِ مُتَوَاتِر ہے (جوکہ) حضرتِ عائِشہ، ابنِ مسعود، ابنِ عبّاس، ابنِ عُمَر، عبدُ اللّٰہ بن زَمْعَہ، ابوسَعید خُدْری، علی بن ابی طالِب اور حَفْصہ رضی اللہ عنھم سے مروی ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں اس پر بَہُت واضِح دلالت ہے کہ حضرتِ صِدّیق رضی اللہ عنہ مُطْلَقاً تمام صَحابہ سے اَفضل اور خِلافت و اِمامت کے لئے سب سے اَحَقّ واَوْلیٰ (یعنی زیادہ حقدار اور بہتر) ہیں۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۴۸،۴۷) (سوانح کربلا ص ۴۱)

عِلم میں، زُہد میں بے شُبْہَہ تو سب سے بڑھ کر — کہ امامت سے تری کھل گئے جوہَر صِدّیق
اِس اِمامت سے کُھلا تم ہو اِمامِ اکبر — تھی یہی رَمزِ نبی کہتے ہیں حیدر صِدّیق

(دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بیت! عاشقِ اکبر حضرت صِدّیقِ اکبر کی شان وعَظَمت اور آپ کے عشق ومَحبّت پر قُربان ہوجایئے۔ خُدا کی قسم! اگر ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول کے ایک ذرّے کا کروڑواں حصّہ بھی عطا ہوجائے تو ہمارا بیڑا پار ہوجائے۔

دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو — بس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے
آپ کے عشق میں اے کاش! کہ روتے روتے — یہ نکل جائے مِری جان مدینے والے
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا لو آقا — بس یہی ہے مِرا اَرمان مدینے والے
کاش! عطّار ہو آزاد غمِ دُنیا سے — بس تمہارا ہی رہے دِھیان مدینے والے

(وسائلِ بخشش ص ۴۲۲، ۴۲۳)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پرایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔(عبدالرزاق)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

غارِ ثَور کا سانپ

ہجرتِ مدینۂ منوَّرہ کے موقع پر مَکّی مَدَنی مصطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز دار و جاں نثار، یارِ غار و یارِ مزار عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے جاں نثاری کی جو اعلیٰ مِثال قائم فرمائی وہ بھی اپنی جگہ بے مِثال ہے، تھوڑے بہُت الفاظ کے فرق کے ساتھ مختلف کتابوں میں اِس مضمون کی روایات ملتی ہیں چنانچہ ''مِشْکَاةُ الْمَصَابِیح'' میں ہے: جب اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ ثَور کے قریب پہنچے تو پہلے حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ غار میں داخِل ہوئے، صفائی کی، تمام سوراخوں کو بند کیا، آخِری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں مُبارَک سے ان دونوں کو بند کیا، پھر رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: اندر تشریف لے آیئے، تو رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اندر داخِل ہوئے اور آپ کی گود میں سَر مبارک رکھ کر سو گئے۔ اُس غار میں ایک سانپ تھا، اُس نے حضرتِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں ڈس لیا، انہوں نے اِس ڈر سے حرکت نہ کی کہ نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو مصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نُورانی چِہرے پر گر پڑے، تو شاہِ عالی وقار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیوں روتے ہو؟ حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نے **سانپ** کے ڈَسنے کا واقِعہ عرض کیا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ڈسے ہوئے حصّے پر اپنا **لُعابِ دَہن** (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج ٤ ص٤١٧ حدیث ٦٠٣٤)

نہ کیوں کرکہوں یَا حَبِیۡبِیۡ اَغِثۡنِیۡ!
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص۱۸۷)

منزلِ صِدق وعشق کے رَہبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی عَظَمت اور **غارِ ثَور** والے واقِعے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا: ؎

یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صَدَقہ کرنے والا
منزلِ صدق و عشق کا رہبر رضی اللہ تعالٰی عنہُ
ایڑی تو رکھ دی سانپ کے بِل پر زَہر کا صدمہ سَہ لیا دل پر
یہ سب کچھ ہے خاطِرِ دلبَر رضی اللہ تعالٰی عنہُ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ ہمارے ساتھ ہے

حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ **غارِ ثَور** میں تشریف لے گئے تو کُفّارِ ناہَنجار تقریباً غار کے قریب پہنچ چکے تھے، اِن دونوں مُقَدَّس ہستیوں کی غار میں موجودَگی کو **اللہ** رَبُّ الْعُلٰی نے پارہ 10 **سُوْرَۃُ التَّوْبَہ** آیت 40 میں یوں بیان فرمایا:

ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ھُمَا فِی الۡغَارِ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: یہ دو میں سے دوسرے تھے جب دونوں غار میں تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِسی واقِعے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شانِ عَظَمت نشان یوں بیان فرماتے ہیں: ؎

یعنی اُس اَفضلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل

ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص٣١٢)

اللہ پاک نے ان دونوں مُقَدَّس ہستیوں کی حفاظت کے ظاہری اَسباب بھی پیدا فرمادیئے، وہ اِس طرح کہ جوں ہی جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سَیِّدُ نا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ **غارِثَور** میں داخل ہوئے تو خدائی پہرہ لگا دیا گیا کہ غار کے منہ پر **مکڑی** نے جالا تن دیا اور کنارے پر **کبوتری** نے انڈے دے دیئے۔ **مکتبۃُ الْمدینہ** کی 680 صَفْحات کی کتاب **"مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب"** کے صَفْحَہ 132 پر ہے: یہ سب کچھ کُفّارِ مکّہ کو غار کی تلاشی سے باز رکھنے کے لئے کیا گیا، اُن **دو کبوتروں** کو **ربِّ ذُوالْجَلال** نے ایسی بے مثال جزا دی کہ آج تک حرمِ مکّہ میں جتنے کبوتر ہیں وہ اُنہی دو کی اَولاد ہیں۔

(الروض الانف ج٢ ص٣١٦، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ج١ ص٥٧)

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

www.dawateislami.net

جب کُفّارِ قریش نے وہاں کبوتروں کا گھونسلا اور اُس میں انڈے دیکھے تو کہنے لگے: اگر اس غار میں کوئی انسان موجود ہوتا تو نہ **مکڑی جالا تنتی نہ کبوتری انڈے دیتی۔**

کُفّار کی آہٹ پاکر عاشقِ اکبر حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کچھ گھبرا گئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! اب دُشمن ہمارے اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ حُضُورِ اکرم عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (پ۱۰، التوبۃ: ۴۰) آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: ”غم نہ کرو، بے شک **اللہ** ہمارے ساتھ ہے۔“

اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ مکّے مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے اِس مُعْجِزَۂ عالی شان کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

جان ہیں، جان کیا نظر آئے

کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش شریف ص۹۹)

پھر عاشقِ اکبر حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر سکینہ (یعنی سُکون) اُتر پڑا کہ وہ بِالکل ہی مُطمئِن اور بے خوف ہوگئے اور چوتھے دن پہلی ربیعُ الاوّل شریف، پیر شریف کے دن سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم غار سے باہر تشریف لائے اور مدینے شریف روانہ ہوگئے۔

(ماخوذ ازعجائب القرآن مع غرائب القرآن ص۳۰۳،۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

واہ رے مکڑی تیرا مقدّر!

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کے سب سے آخِری نبی، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ کامیاب و بامُراد ہوئے اور تلاش کرنے والے کُفّارِ بَد اَطوار ناکام و نامراد ہوئے۔ مکڑی نے جُستجو (یعنی تلاش) کا دروازہ بند کر کے غار کا دَہانہ (منہ) ایسا بنا دیا کہ وہاں تک سراغ رسانوں (یعنی جاسوسوں) کی سوچ بھی نہ پہنچ سکی اور وہ مایوس ہو کر واپس پلٹے اور مکڑی کو جو عظیم سعادَت میسر آئی اُس کو "مُکاشَفَةُ الْقُلُوب" میں حضرتِ ابنِ نَقِیب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے کچھ یوں بیان کیا: "ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بُنا جو حُسن میں یکتا (یعنی خوبصورتی میں بے مثال) ہے مگر وہ مکڑی اِن سے لاکھ دَرَجے بہتر ہے اِس لئے کہ اُس نے غارِ ثَور میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے غار کے دَہانے (یعنی مُنہ) پر جالا بُنا تھا۔" (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ج۱ ص۵۷)

صِدّیقِ اَکبر کی انوکھی آرزو

حضرتِ امام محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ غار کی طرف جا رہے تھے تو آپ کبھی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کی: جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خَیال آتا ہے تو میں آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں (یعنی حملے

کیلئے چُھپ کر تیّار) بیٹھے ہوئے دُشمنوں کا خَیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی تکلیف پَہُنچے۔ پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم خطرے (RISK) کی صورت میں **میرے آگے مرنا پسند کرتے ہو؟** عرض کی: ''رَبِّ ذُوالْجَلال کی قسم! **میری یِہی آرزو ہے۔''**

(دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَیْہَقِی ج ٢ ص ٤٧٦ سے خلاصہ)

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مِرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت ص ١٥٦)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر کی مبارک شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صِدّیق — سروَری جس پہ کرے ناز وہ سروَر صِدّیق
زِیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے — ثَانِیَ اثْنَیْن کے اِس طرح ہیں مَظہر صِدّیق
اُن کے مَدّاح نبی اُن کا ثنا گو اللہ — حق اَبُو الفَضل کہے اور پیَمبر صِدّیق
بال بچّوں کے لئے گھر میں خدا کو چھوڑیں — مصطَفٰے پر کریں گھر بار نچھاور صِدّیق
ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دے دیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مُضطَر صِدّیق (دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سفرِ آخرت میں مُوافقت

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات (اُس) زَہر کے عَود کرنے (یعنی لَوٹ آنے) سے ہوئی (جو زَہر غزوۂ خیبر کے موقع پر زینب بنتِ حارِث یَہُودیہ نے دیا تھا)۔[1] اِسی طرح حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کی وفات اُس وقت سانپ کا زَہر لَوٹ آنے سے ہوئی، جس نے ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈَسا تھا۔ حضرتِ صِدّیق کو فَنَافِی الرَّسُوْل کا وہ درجہ حاصِل ہے کہ آپ کی وَفات بھی حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات کا نمونہ ہے، پیر کے دن میں حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات اور پیر کا دن گزار کر شَب میں حضرتِ صِدِّیق رضی اللہ عنہ کی وفات۔ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات کے دن شب کو چراغ (LAMP) میں تیل نہ تھا، حضرتِ صِدِّیق رضی اللہ عنہ کی وَفات کے وَقْت گھر میں کفن کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فَنا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص۲۹۵)

اِمامِ عشق ومَحبّت، یارِ ماہِ رِسالت حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی سَفَرِ ہجرت کی بے مثال اُلفت وعقیدت کو سراہتے ہوئے اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ؎

صِدّیق بلکہ غار میں جاں اُس پہ دے چکے　　اور حفظِ جاں تو جان فُرُوضِ غُرَر کی ہے

ہاں! تُو نے اِن کو جان، اُنہیں پھیر دی نماز　　پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بَشَر کی ہے

[1]: مدارج النبوت ج۲ ص۲۵۰۔

ثابِت ہوا کہ جُملہ فرائض فُروع ہیں

اَصلُ الْاُصُول بندَگی اُس تاجوَر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص۲۰۴،۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ حضرات نے رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور محبوبِ حبیبِ داوَر، عاشقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے آخرت کے سَفَر میں مُوافَقت مُلاحَظہ فرمائی کہ رسولِ اَنور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر بوَقْتِ وَفات چَراغ میں تیل نہ تھا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار، حضرتِ عاشقِ اکبر، صدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ بے وَفا دُنیا کی فانی دولت کے پیچھے بھاگنے کے بجائے سرمایۂ عشق ومَحبّت کو سمیٹا، اپنے آپ کو تکلیفوں میں رکھنا گوارا کیا اور اسی حالت کو راحتِ ہر دوسرا (یعنی دونوں جہانوں کا سکون) جانا۔

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزُوں کرے خدا

جس کو ہو دَرد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش شریف ص۹۴)

الفاظ ومعانی: فزُوں کرے: بڑھائے، زیادہ کرے۔

پتا چلا بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت میں صاحبِ قدر ومنزلت (عزّت والا) وہ نہیں جس کے پاس مال ودولت کی کثرت ہے بلکہ صاحبِ شرافت وفضیلت اور زیادہ ذی عزَّت وہ ہے جو زیادہ تقویٰ وپرہیز گاری کی دولت سے مالا مال ہے جیسا کہ اللہ پاک پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت کی آیت 13 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک **اللہ** کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر کا غمِ مصطفٰے

سب نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے موقع پر مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے **غمِ مصطفٰے** میں بے قرار ہو کر یہ اَشعار کہے:

لَـمَّـا رَاَيْـتُ نَبِيَّـنَـا مُتَـجَـدِّلًا ضَـاقَـتْ عَـلَـيَّ بِعَـرْضِهِنَّ الدُّوْرُ

فَـارْتَـاعَ قَـلْبِیْ عِنْدَ ذَاكَ لِهُـلْـكِهٖ وَالْـعَـظْـمُ مِـنِّـیْ مَـا حَيِيْـتُ كَسِيْـرُ

يَـا لَيْتَـنِیْ مِنْ قَبْلِ مَهْلَكِ صَاحِبِیْ غُـيِّبْـتُ فِـیْ جَـدَثٍ عَلَـيَّ صُخُوْرُ

ترجمہ: ﴿1﴾ جب میں نے اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو وَفات پایا ہوا دیکھا تو مَکانات اپنی کُشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئے ﴿2﴾ اِس وَقْت میرا دل لرزا اُٹھا اور زندگی بھر میری ہڈّیاں ٹوٹی ہوئی رہیں گی ﴿3﴾ کاش! میں اپنے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے پہلے وفات پا جاتا، مجھے قَبْر میں دَفْن کر دیا جاتا اور میرے اوپر پتّھر ہوتے۔ (مواھِبِ لَدُنّیۃ ج۳ ص۳۹۴)

شہنشاہِ سُخن، مولانا حسن رضا خان حسنؔ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''غمِ عشقِ مصطفٰے'' کی تمنّا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دُعا خُدا سے غمِ عشقِ مصطفٰے کی ہے
حَسَنؔ یہ غم ہے نَشاط و سُرور کی رونق (ذوقِ نعت ص۱۵۹)

الفاظ و معانی: **نَشاط و سُرور:** خوشی۔ **رونق:** بہار و تازگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''دیوانِ سالِک'' میں غمِ مصطفٰے میں اس طرح کے جذبات کا اِظْہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنہیں خَلق کہتی ہے مصطَفٰی، مرا دل اُنہیں پہ نثار ہے
مِرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دِیار ہے
وہ جھلک دکھا کے چلے گئے مِرے دل کا چین بھی لے گئے
مِری روح ساتھ نہ کیوں گئی، مجھے اب تو زندگی بار ہے
وُہی موت ہے وُہی زندگی، جو خدا نصیب کرے مجھے
کہ مرے تو اُن ہی کے نام پر، جو جیئے تو اُن پہ نثار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کاش! ہمیں بھی غمِ مُصطفٰے نصیب ہو

اے عاشقانِ رسول! عاشقِ اَکبر حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی اُلْفت وعقیدت کا اَشْعار میں کس قدر سوز و رِقَّت کے ساتھ اِظہار فرمایا ہے، کاش! حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے **غمِ مصطفٰے** میں بہنے والے پاکیزہ آنسوؤں کے صدقے ہمیں بھی **غمِ مصطفٰے** میں رونے والی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔

ہجر رسول میں ہمیں یاربِّ مصطَفٰے
اے کاش! پُھوٹ پُھوٹ کے رونا نصیب ہو (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

خواب میں دیدارِ مُصطَفٰے

حضرتِ علّامہ عبدُالرّحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''شَواھِدُالنُّبُوَّۃ'' میں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی مُبارَک زندگی کے آخِری دنوں کا ایک ایمان افروز **خواب** نَقْل کیا ہے، اُس کا کچھ حصّہ بیان کیا جاتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دَفعہ رات کے آخِری حصّے میں مجھے خواب کے اندر **دیدارِ مصطفٰے** نصیب ہوا، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے دو سفید (WHITE) کپڑے پہنے ہوئے تھے اور میں اُن کپڑوں کے دونوں کَناروں کو ملا رہا تھا، اچانک وہ دونوں کپڑے **سبز** (GREEN) ہونا اور چمکنا شُروع ہو گئے، اُن کی چمک دَمک آنکھوں کو خِیرہ (یعنی چکا چوند) کرنے والی تھی، **حُضورِ پُرنور** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم'' کہہ کر مجھ سے **مُصافَحَہ** کیا (یعنی ہاتھ ملائے) اور اپنا مُبارَک ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا جس سے میرے دل کی بے چینی دُور ہو گئی پھر فرمایا: ''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے تم سے ملنے کی بَہُت خواہش ہے، کیا ابھی وَقْت نہیں آیا کہ تم میرے پاس آجاؤ؟'' میں خواب میں بَہُت رویا یہاں تک کہ میرے اہلِ خانہ (یعنی گھر والوں) کو بھی میرے رونے کی خبر ہو گئی جنہوں نے بیدار ہونے کے

بعد مجھے خواب کی اِس گریہ وزاری (یعنی رونے) کی خبر دی۔ (شواھد النبوۃ ص ١٩٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

یومِ وفات اور کفن میں شوقِ مُوافقت

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی چھپی ہوئی 274 صَفْحات کی کتاب ''صحابۂ کِرام کا عشقِ رسول'' صَفْحَہ 67 پر بیان کیا گیا ہے: حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پہلے اپنی بیٹی حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ اور وَفات شریف کس دن ہوئی؟ اِس سُوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی آرزو تھی کہ کفن و یومِ وَفات میں حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مُوافَقَت** (یعنی ایک طرح کا مُعاملہ) ہو، جس طرح حَیات (یعنی زندگی) میں حُضُور سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **اِتّباع** (یعنی پیروی) کی اِسی طرح وَفات کے دن میں بھی ہو۔ (بُخاری ج ١ ص ٤٦٨ حدیث ١٣٨٧ سے خلاصہ)

اللہ! اللہ! یہ شوقِ اِتّباع
کیوں نہ ہو، صِدّیقِ اَکبر تھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اکبر کی وفات کا سبب غمِ مصطفٰے تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیم! حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ عشقِ رسول باکمال و

www.dawateislami.net

بے مِثال کی دولتِ لازَوال سے خوب مالا مال تھے۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ظاہِری وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی مُبارَک زندَگی میں سنجیدگی اور بڑھ گئی اور (2 سال 3 ماہ اور چند دن کی بقیہ) زندَگی گزارنا اِنتِہائی دُشوار ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہ یادِ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں بے قرار رہنے لگے، چُنانچِہ حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرتِ صِدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا اَصل سبب سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی (ظاہِری) وفات تھا کہ اِسی غمِ مصطَفٰے کی شدّت سے آپ رضی اللہ عنہ کا مبارَک بدن گُھلنے لگا اور یہی وفات کا باعِث (یعنی وجہ) بنا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ٦٢ بتغیر)

مَر ہی جاؤں میں اگر اِس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر (ذوقِ نعت ص ١٣٣)

مَریضِ مُصطَفٰے

حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دنوں میں لوگ عیادَت کے لئے حاضِر ہوئے اور عرض کی: اے جانشینِ رَسول! اِجازت ہو تو ہم آپ کے لئے طبیب (DOCTOR) لائیں۔ فرمایا: طبیب نے تو مجھے دیکھ لیا ہے۔ عرض کیا: طبیب نے کیا کہا؟ فرمایا کہ اُس نے اِرشاد فرمایا: ''اِنِّی فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ یعنی میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔'' (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ٦٢) مُراد یہ تھی کہ حکیم اللہ پاک ہے، اُس کی مرضی کو کوئی ٹال نہیں سکتا، جو مَشِیّت (یعنی مرضی) ہے وہ ضَرور ہوگا۔ یہ حضرتِ صِدّیق اکبر کا سچا توکُّل (یعنی سچا بھروسا) تھا

www.dawateislami.net

اور رِضائے حق (یعنی اللہ کی رضا) پر راضی تھے۔ (سوانح کربلا ص ۴۸)

میں مریضِ مصطَفٰی ہوں مجھے چھیڑو مت طبیبو!
مِری زندَگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دل مِرا دنیا پہ شیدا ہوگیا

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! عاشِقِ ساقیِ کوثر، حضرتِ صِدّیقِ اَکبر واقِعی محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے **عاشِقِ اَکبر** ہیں۔ غمِ عشقِ مصطَفٰے میں بیمار ہو جانا آپ کے "عاشِقِ اَکبر" ہونے کی عظیمُ الشّان دلیل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مبارَک دل کی کُڑھن اور جلَن کا سبب صِرْف محبوبِ خُدا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد اور اُن کی جُدائی کا غم تھا اور ایک ہم ہیں کہ ہمارا دل صِرْف دُنیا کی فانی رونقوں کا شیدائی ہے اور اسی کے لئے تڑپتا، تَرستا اور نفسانی خواہشات پوری نہ ہونے پر بے چین ہوتا ہے۔ ؎

دل مِرا دنیا پہ شیدا ہوگیا اے مِرے اللہ! یہ کیا ہوگیا!
کچھ مِرے بچنے کی صورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہوگیا (ذوقِ نعت ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر کو زَہر دیا گیا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ کی وفاتِ ظاہِری کی

وُجُوہات مختلف بتائی جاتی ہیں، بعض روایات کے مُطابِق غارِ ثَور والے سانپ کے زَہر کے اثر کے عَود کرنے (یعنی لَوٹ کر آجانے) کے سبب آپ کی وفات ہوگئی۔ایک سبب یہ بتایا گیا کہ غمِ مصطَفٰے میں گُھل گُھل کر آپ نے جان دے دی جب کہ حاکم نے ابنِ شِہاب سے رِوایَت کی ہے کہ (سیِّدُنا صِدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا ظاہِری سبب یہ تھا کہ) آپ رضی اللہ عنہ کو کسی نے کھانے میں زَہر ملا کر بھیجا تھا، اسے کھایا اور ایک سال گزرنے کے بعد اُسی زَہر کے اثر سے وفات پائی۔(المستدرك ج٤ ص٦ حديث٤٤٦٧ ملخصاً) ایک قول یہ ہے کہ ایک دن ٹھنڈک تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے غُسل فرمایا جس کے اثر سے بُخار آیا، 15 دن بیمار رہ کر وفات پائی۔ان اَقْوال (یعنی باتوں) میں تعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں، ہوسکتا ہے (حضرت ابوبکر کی وفات شریف میں) تینوں اَسباب (یعنی غمِ مصطَفٰے، کھانے میں زَہر اور بُخار) جَمْع ہو گئے ہوں۔ (نزہۃ القاری ج۲ ص۸۷۷)

بعض مُبارک ہستیاں جنہیں زَہر دیا گیا

حضرتِ شَعْبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: اِس ذلیل دنیا سے ہم بھلا کیا اُمّید رکھیں کہ اِس میں تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم (جیسی کائنات کی سب سے عظیم ہستی) کو بھی زَہر دیا گیا اور حضرتِ صِدّیق اَکبر رضی اللہ عنہ (جیسے بہترین انسان) کو بھی۔ (المستدرك ج٤ ص٦٢ حديث٤٤٦٨)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا کی مَحَبَّت اندھی ہوتی ہے، اِس ذلیل دنیا کی مَحَبَّت کی وجہ ہی سے مَکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور عاشقِ اکبر صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو زَہر دیا گیا، جب کائنات کی سب سے بڑی ہستی یعنی ذاتِ نبوی کو بھی دنیا کے نامُراد کُتّوں نے

زہر دینے کی ناپاک سازش کی تو اب اور کون ہے جو اپنے آپ کو اِس سے محفوظ سمجھے! لِہٰذا بِالخُصوص نامور عُلَما و مَشائخ اور مذہبی پیشواؤں کو زیادہ محتاط رہنے کی ضَرورت ہے۔ دیکھئے نا! اِسی بے وفا دُنیا کے عشق میں مست ہو کر کسی بد بخت نے نواسۂ رسول، صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ امام حَسَن رضی اللہ عنہ کو بھی کئی بار زَہر دیا اور آخر زَہر دینا ہی وفات کی وجہ بنی۔ نیز صَحابیِ نبی حضرتِ بِشر بن بَراء رضی اللہ عنہ، حضرتِ امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی اور حُضُور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی وفات کا سبب بھی زَہر ہوا۔

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یارسولَ اللہ! ابوبکر حاضِر ہے

عاشِقِ اکبر حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے اِنتِقالِ ظاہِری سے پہلے **وصیّت** فرمائی کہ میرے جنازے کو **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اَنور کے پاک دَر کے سامنے لاکر رکھ دینا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! کہہ کر عرض کرنا: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابوبکر آستانۂ عالِیہ پر حاضِر ہے۔'' اگر دروازہ خود بخود کُھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں دفن کر دینا۔ جنازۂ مبارَکہ کو حسبِ وَصِیَّت جب روضۂ اَقدس کے سامنے رکھا گیا اور عرض کیا گیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

www.dawateislami.net

یَـا رَسُوْلَ اللّٰہ! ابوبکر حاضِر ہے۔ یہ عرض کرتے ہی مبارک دروازے کا تالا خود بخود کُھل گیا اور آواز آنے لگی: اَدۡخِلُوا الۡحَبِیۡبَ اِلَی الۡحَبِیۡبِ فَاِنَّ الۡحَبِیۡبَ اِلَی الۡحَبِیۡبِ مُشۡتَاقٌ یعنی پیارے کو پیارے سے مِلا دو کہ پیارے کو پیارے کا شوق ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۱۶۷)

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اَکبر حَیاتُ النَّبی کے قائِل تھے

اے عاشقانِ رسول! اگر حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیّت نہ فرماتے کہ روضۂ اَقْدَس کے سامنے میرا جنازہ رکھ کر نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِجازت طلب کی جائے۔ حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے وصیَّت کی اور صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے اِسے عملی جامہ پہنایا (یعنی کی جانے والی وصیّت کے مُطابِق عمل کیا)، جس سے ثابِت ہوتا ہے کہ حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ اور تمام صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللّٰہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بعدِ وفات بھی قبرِ اَنور میں زندہ و حَیات ہیں اور اللّٰہ کریم کی عطا سے جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ!

تُو زِندہ ہے وَاللّٰہ! تُو زِندہ ہے وَاللّٰہ!
مِرے! چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۵۸)

الفاظ و معانی: **وَاللّٰہ:** خُدا کی قسم۔ **چشمِ عالم:** دنیا کی آنکھ۔

شَرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! خُدا کی قسم! آپ زندہ ہیں۔ خُدا کی قسم! آپ زندہ ہیں۔ اے میرے پیارے! اے دنیا کی آنکھ سے چُھپ جانے والے۔

حَیاتُ الْاَنْبِیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ربِّ کریم کی عطا سے تمام اَنْبِیائے کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں۔ چُنانچہ "سُنَنِ اِبْنِ ماجہ" حدیث نمبر 1637 پر **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ بے شک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ اَنْبِیا کے جسموں کو خراب کرے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں۔

(اِبن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث ۱۶۳۷)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی اَنْبِیا حَیات ہیں اور اپنی اپنی قبروں میں نَماز پڑھتے ہیں۔ (مُسْنَدِ اَبو یَعْلٰی ج۳ ص۲۱۶ حدیث۳۴۱۲)

گُستاخِ رسول سے دُور رہو

اے عاشقانِ صَحابہ و اہلِ بیت! اللہ کے پیارے اور آخری رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُتعلّق ہر مسلمان کا وہی عقیدہ ہونا ضَروری ہے جو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور گُزرے ہوئے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِم اَجْمَعِیْن کا تھا، اگر **مَعَاذَاللّٰہ** شیطان وَسوَسے

www.dawateislami.net

ڈالے اور عَظَمت وشانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھٹانے کی ناپاک کوشش کرتے ہوئے عقلی دَلائل دینے لگے تو ان گندے خیالات کو دماغ سے جھٹکتے ہوئے اُس سے الگ تھلگ ہوجایئے جیسا کہ **دعوتِ اِسلامی** کے مکتبۃُ المدینہ کی 162 صَفْحات کی چھپی ہوئی کتاب **''ایمان کی پہچان''** صَفْحہ 58 پر اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت رَحْمۃُ اللہِ علیہ عاشقانِ رسول کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب وہ (یعنی گستاخانِ رسول) رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کریں اَصْلًا (یعنی بالکل) تمہارے قَلْب میں اُن (گستاخوں) کی عَظَمت، اُن کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً اُن (گستاخوں) سے الگ ہوجاؤ، اُن (لوگوں) کو دُودھ سے مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن (بدبختوں) کی صورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رِشتے، عَلاقے، دوستی، اُلْفت کا پاس کرو نہ اُن کی مَولَوِیَّت، مَشَیْخِیَّت، بُزُرگی، فضیلت کو خطرے (یعنی خاطِر) میں لاؤ۔ آخر یہ جو کچھ (رشتہ وتعلّق) تھا، **محمّدٌ رَّسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غُلامی کی بنا پر تھا، جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اُس سے کیا عَلاقہ (یعنی تعلّق) رہا؟'' (ایمان کی پہچان ص ۵۸)

جو ہے گستاخِ مصطفٰے اُس کو
میں نے دل سے نکال رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ۴۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گستاخِ صَحابہ کی صُحْبت کی نَحوست (واقِعہ)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمۃُ اللہِ علیہ ''شَرحُ الصُّدُوْر'' میں نَقْل

کرتے ہیں: ایک شخص کی موت کا وَقْت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا گیا، اس نے جواب دیا کہ مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا کیوں کہ میرا اُٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو مجھے **ابوبکر و عُمَر** رضی اللہ عنہما کو بُرا کہنے کا کہا کرتے تھے۔ (ابن عساکر ج ۳۰ ص ٤٠٣، شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۸)

کیوں جہنّم میں جاؤں سینے میں
عشقِ اَصحاب و آل رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ٤٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

قبر میں شیخین کا وسیلہ کام آ گیا

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اِس واقعے سے شَیخَینِ کرِیْمَین یعنی حضراتِ **صدّیق و فاروق** رضی اللہ عنہما کی بلند شانیں معلوم ہوئیں، جب ان کی توہین کرنے والوں سے دوستی رکھنے کا یہ وَبال کہ مرتے وَقْت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تھا تو پھر جو لوگ خود توہین کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا! لہٰذا شَیخَینِ کرِیْمَین رضی اللہ عنہما کے گستاخوں سے دُور و نُفُور رہنا ضَروری ہے۔ صِرْف عاشقانِ رسول و محبّانِ صحابہ و اہلِ بیت کی صُحْبت اِختیار کیجئے، ان عظیم ہستیوں کی اُلْفت کا دِیا (یعنی چَراغ) اپنے دل میں روشن کیجئے اور دونوں جہانوں کی بھلائیوں کے حقدار بنئے۔ **اللہ** پاک کے نیک بندوں کی مَحَبَّت، دنیا اور قَبْر و حَشْر میں ہر جگہ کام آنے والی ہے چُنانچہ ایک شخص کا بیان ہے: میرے اُستاذ صاحب کے ایک ساتھی فوت ہوگئے۔ استاد صاحِب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ

کیا؟ جواب دیا: **اللہ** ربُّ العِزّت نے میری مغفِرت فرمادی۔ پوچھا: **مُنکَر نکیر** کے ساتھ کیسی رہی؟ جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بِٹھا کر جب سُوالات شُرُوع کئے، **اللہ** پاک نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرِشتوں سے کہہ دیا: ''حضراتِ **ابوبکر و عُمَر** رضی اللہ عنہما کے واسِطے مجھے چھوڑ دیجئے۔'' یہ سُن کر ایک فِرِشتے نے دوسرے سے کہا: ''اس نے بڑی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔'' چُنانچِہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۴۱)

اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واسطہ دیا جو آپ کا

میرے سارے کام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بروزِ محشر مزاراتِ مُنوَّرسے باہَر آنے کا حَسین مَنظر

''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ **61** پر ہے: ''ایک مرتبہ **حُضُورِ اَقدس** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے داہنے دَستِ اَقدس (یعنی سیدھے ہاتھ مبارک) میں **حضرتِ صِدِّیق** رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور بائیں دَستِ مُبارَک میں **حضرتِ عُمَر** رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور فرمایا: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی ہم قِیامت کے روز یوں ہی اُٹھائے جائیں گے۔''

(تِرمِذی ج ۵ ص ۳۷۸ حدیث ۳۶۸۹، ابنِ عَساکِر ج ۲۱ ص ۲۹۷)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قُبّے میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عُمر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف ص۲۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں آنے والی مشکِلات کا سامنا کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے رَہبر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ یقیناً عاشقِ اَکبر ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے عشق کا اِظہار عمل و کردار سے کیا اور خطیبِ اوّل کا شَرَف پاتے ہوئے دینِ اِسلام کی خاطر شدید مار پڑنے کے باوُجُود آپ رضی اللہ عنہ کے پائے اِستِقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی (یعنی آپ کے بلند ارادوں میں کسی قسم کی کمی نہ آئی)۔ **راہِ خدا میں آپ** رضی اللہ عنہ **کی اِس مشکِلات بھری حیات میں ہمارے لئے یہ دَرس ہے** کہ ''نیکی کی دعوت'' کی راہوں میں چاہے کیسی ہی مُصیبتوں کا سامنا ہو مگر پیچھے ہٹنا کُجا (یعنی بہُت دُور کی بات) اس کا خیال بھی دل میں نہ آنے پائے۔

جب آقا آخری وَقت آئے میرا مِرا سر ہو ترا بابِ کَرَم ہو
سدا کرتا رہوں سنّت کی خدمت مِرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو (وسائلِ بخشش ص۳۱۱،۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غمِ دنیا میں نہیں، غمِ مصطفٰے میں روئیں

اے عاشقانِ رسول! عاشقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کی عشق و مَحَبَّت بھری مُبارَک

زندَگی سے ہمیں یہ بھی دَرس ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سسکیاں دُنیا کی خاطِر نہ ہوں، مَحَبّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنیوی جاہ وحَشمت (یعنی شان وشوکت) کے لئے ہرگز سینے میں آرزو پیدا نہ ہو بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِّ نبی ہو، آنسو یادِ مصطَفٰے میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شَمْعِ رِسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قُربان کریں اور یہی خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آن پر قُربان ہو جائے، اُن سے نسبت رکھنے والی ہر چیز دلعزیز ہو، جو خوش بَخْت ایسی زندَگی گزارنے میں کامیاب ہو گیا تو اللہ کریم لوگوں کے دلوں میں اُس کی مَحَبَّت ڈال دے گا، آسمانوں میں اُس کے چرچے ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خداو مصطَفٰے کا مَحْبوب (یعنی پیارا) بن جائے گا۔

وہ کہ اُس دَر کا ہوا خَلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف ص۵۳)

لیکن اَفسوس! صد اَفسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **اُسْوَۂ حَسَنہ** (یعنی بہترین نمونے) کو اپنانے کے بجائے اَغْیار (یعنی غیروں) کے شِعار (یعنی طور طریقے) اور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل وخوار ہوتی جارہی ہے۔ ؎

کون ہے تارِکِ آئینِ رسولِ مُختار مصلَحت، وقت کی ہے کس کے عمل کا مِعیار
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شِعارِ اَغیار ہو گئی کس کی نِگہ طرزِ سلَف سے بیزار
قلب میں سوز نہیں، رُوح میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

یہ کیسا عشق اور کیسی مَحَبَّت ہے؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے والدین (PARENTS) سے مَحَبَّت کرتے ہیں وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچّے سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غم زدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جس سے مَحبّت ہوتی ہے اُسے رَنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج کے اکثر مسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ضَرور ہیں مگر اُن کے کام **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنے والے نہیں، سنو! سنو! نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''**جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نَماز میں ہے۔'' (مُعْجَمِ کبیر ج ٢٠ ص ٤٢٠ حدیث ١٠١٢) وہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نَماز سے جی چُرا کر، نَماز جان بوجھ کر قضا کر کے نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحبّت اور کیسا عشق ہے کہ مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ماہِ رَمَضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر خود کو **عاشقانِ رسول** میں کھپانے والے اِس حکمِ والا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مصطفٰے کا سبب بنیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَمازِ تراویح کی تاکید فرمائیں مگر سُست و غافِل اُمّتیوں سے نہ پڑھی

www.dawateislami.net

جائے، پڑھیں بھی تو رَسماً ماہِ رَمَضان کے ابتدائی چند دن اور پھر یہ سمجھ بیٹھیں کہ پورے رَمَضان شریف کی نمازِ تراویح ادا ہو گئی۔ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں: ''مونچھیں خوب پَست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔'' (شرح معانی الآثار ج ٤ ص ٢٨) مگر عشقِ رَسول کے دعوے دار مگر عملاً فیشن کے پرستار دُشمنانِ سرکار جیسا چِہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عِشق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا!

اپنے اعمال کا جائزہ لیجئے! یہ کیسا عشق اور کیسی مَحبّت ہے؟ کہ محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دُشمنوں جیسی شکل وصورت اور چال ڈھال اپنانے میں فَخر محسوس کیا جائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُحسِن وکریم اور شفیق ورحیم آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ہمیں ہمیشہ یاد فرماتے رہے، بلکہ دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَجْدہ کیا۔ اس وَقْت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: **رَبِّ هَبْ لِىْ اُمَّتِىْ**۔ یعنی: اے میرے ربّ! میری اُمّت مجھے ہِبہ (یعنی عنایت) کر دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٣٠ ص ٧١٧)

پہلے سجدے پہ روزِ ازَل سے درود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص ٣٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تاقِیامت "اُمَّتی اُمَّتی" فرمائیں گے

"مَدارِجُ النُّبُوۃ" میں ہے: صَحابیِ نبی حضرتِ قُثَم رضی اللہ عنہ وہ شخص تھے جو نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قبرِ انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہَر آئے تھے، چُنانچِہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخِری شخص ہوں جس نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُوئے مُنوَّر، قبرِ اَطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبرِ انور میں اپنے لَبہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش فرما رہے تھے (یعنی مُبارَک ہونٹ ہل رہے تھے)، میں نے اپنے کانوں کو **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُنہ مبارَک کے قریب کیا، میں نے سُنا کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے تھے "رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" (یعنی پَروَردگار! میری اُمّت میری اُمّت) (مَدارِجُ النُّبُوۃ ج ۲ ص ۴۴۲) نیز فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جب میری وفات ہوجائے گی تو اپنی قَبْر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: یا ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے میرے ربّ! میری اُمّت میری اُمّت۔ یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج۷ ص۱۷۸ حدیث ۳۹۱۰۸)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ اپنے لئے ایمان کی حِفاظت کی خیرات طلب کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مَرقَد میں تا حشر اُمَّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کرلو ان میں صدقہ اپنی رَحمت کا (حدائقِ بخشش شریف ص۳۹)

شرحِ کلامِ رضا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو آپ کی رَحْمت کا واسِطہ جن کو

اپنے مُبارَک مَرْقَد (یعنی قبر شریف) میں ''اُمّتی'' کہہ کر یاد فرمائیں گے اُن نصیب والوں میں میرا نام بھی شامل فرمالیجئے۔

مُحدّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا

مُحدّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حُضُورِ پاک صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تو ساری عُمْر ہمیں **اُمَّتی اُمَّتی** کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبْرِ انور میں بھی **اُمَّتی اُمَّتی** فرمارہے ہیں اور حَشْر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ مَحْشَر کے روز بھی **اُمَّتی اُمَّتی** فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صِرْف ایک بار بھی **اُمَّتی** فرمادیتے اور ہم ساری زندگی **یا نبی یا نبی**، یَارسولَ اللہ یَاحبیبَ اللہ کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار **اُمَّتی** کہنے کا حَق ادا نہیں ہوسکتا۔

جن کے لب پر رہا'' اُمَّتی اُمَّتی'' | یاد اُن کی نہ بھول اے نیازیؔ کبھی
وہ کہیں **اُمَّتی** تُو بھی کہہ **یا نبی!** | میں ہوں حاضر تری چاکری[1] کے لیے

قِیامت کے دن فکرِ اُمّت کا انداز

حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اَنْبِیا کے لیے سونے کے مِنْبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا مِنْبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جُلُوس نہ فرماؤں (یعنی نہ بیٹھوں) گا بلکہ اپنے رب کے حُضُور سَر وقَد (یعنی سیدھا)

[1]: خدمت۔ مُلازمت۔

www.dawateislami.net

کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری اُمّت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا: اے رب میرے! میری اُمّت، میری اُمّت۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے؟ میں تیری اُمّت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چِٹّھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالِک داروغۂ دوزخ (یعنی جہنّم پر مقرّر فرشتہ) عرض کرے گا: اے محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)! آپ نے اپنی اُمّت میں رب کا غَضَب نام کو نہ چھوڑا۔

(المستدرك ج ١ ص ٢٤٢ حديث ٢٢٨، معجم اوسط ج ٢ ص ١٧٨ حديث ٢٩٣٧، فتاوىٰ رضويه ج ٢٩ ص ٥٨٠)

اللہ! کیا جہنّم اب بھی نہ سرد ہو گا

رو رو کے مصطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۰۲)

اے عاشقانِ رسول! اُمّت کے غمخوار آقا کی مَحَبَّت میں گم ہوجایئے اور رضائے الٰہی کیلئے زندگی ان کی غلامی بلکہ ان کے غلاموں کی غلامی اور **دعوتِ اسلامی** اور اس کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی قافِلوں** کے اندر سَفَر میں گزارنے میں لگ جایئے اور اپنا چہرہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت سے نہ سجایا ہو تو سجا لیجئے یعنی ایک مٹّھی داڑھی رکھ لیجئے کہ مَرد کیلئے یہ واجِب ہے، اگر کبھی داڑھی منڈوائی یا ایک مُٹّھی سے گھٹائی ہو تو اُس سے توبہ بھی کر لیجئے، سنّت پر عمل کی نیّت سے زلفیں بھی رکھ لیجئے اور ننگے سَر گھومنے کے بجائے سَر پر

عمامہ شریف کا تاج سجا لیجئے۔ بس اپنے ظاہِر و باطِن پر سنّتوں کا رنگ چڑھا لیجئے۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا

دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۱۰)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضؔا

یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کاش! ہم پکّے عاشقِ رسول بن جائیں

حضرتِ صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی دُھول کے صدقے کاش! ہم بھی سچّے عاشقِ رسول بن جائیں۔ کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق ہو جائے۔ اے کاش! ؎

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں

جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

اے عاشِقانِ رسول! اپنے اندر عشقِ حقیقی کی شمع روشن کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم ظاہِر و باطِن روشن ہو جائے گا اور دُنیا و آخرت میں سُرخروئی (یعنی کامیابی) قدم چومے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اکبر نے خواب میں آپریشن فرمایا

اے عاشِقانِ رسول! اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور اپنا سینہ مَحَبَّتِ رسول کا مدینہ بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے دینی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم اِس **دینی ماحول** کی بَرَکت سے راہِ سنَّت پر چلنے کی سعادت اور **فیضانِ صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ کی بَرَکات نصیب ہوں گی۔ اور **اِس** پُرفتن (یعنی فتنوں سے بھرپور) دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل **"نیک اعمال"** بَصورتِ سُوالات کا پاکٹ سائز رسالہ مُرتَّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63 **نیک اعمال** ہیں۔ روزانہ اپنے اعمال کا **جائزہ** لیتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر ماہ پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **نیک اعمال** کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کو کس قدر **فیضانِ صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ حاصل ہے اِس کا اَندازہ اِس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچہ ایک عاشقِ رسول کا بیان اپنے انداز و اَلفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا

ہوں: ہمارا **مَدَنی قافِلہ** ''نا کہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیَت کے لئے حاضِر ہوا تھا، مَدَنی قافِلے کے ایک مسافِر کے سَر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو **آدھا سیسی** (یعنی آدھے سَر) کا دَرْد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو دَرْد کی طرف والے چِہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قدر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرْد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں (TABLETS) کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صُبح اُٹھے تو ہَشّاش بَشّاش تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں **سرکارِ رِسالت مآب** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چار یار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف لے آئے۔ ؎

سرِ بالیں اِنہیں رَحْمت کی اَدا لائی ہے

حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری جانِب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اِس کا دَرْد خَتْم کردو۔'' چنانچہ یارِ غار و یارِ مَزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے میرا اِس طرح **آپریشن** کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔'' **مَدَنی بہار** بیان کرنے والے اسلامی بھائی کا کہنا ہے: واقِعی وہ اِسلامی بھائی بالکل تندُرُست ہوچکے تھے۔ سَفَر سے واپسی پر جب اُنھوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا تو ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا:

بھائی! کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں! اِس پر انہوں نے رو رو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ڈاکٹر بَہُت مُتأَثِّر ہوا۔اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سَفَر کی نِیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹروں نے اپنے چِہرے پر ہاتھوں ہاتھ **سرورِ کائنات** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی **داڑھی مُبارک** سجانے کی نیّت کی۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافِلے والوں پر پاؤگے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہم کو بوبکر و عُمر سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مُنہ میں پتّھر رکھ لیتے

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ قَطْعی (یعنی یقینی) جنَّتی ہونے کے باوُجُود زَبان کے مُعاملے میں کافی اِحتیاط فرمایا کرتے تھے، "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں ہے: "حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ اپنے مُبارَک مُنہ میں پتّھر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ بات کرنے کا موقَع ہی نہ رہے۔" (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۳۷) "مِرقات" میں ہے: حضرت صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کاش! میں گونگا ہوتا مگر ذِکْرُ اللہ کی حَد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیّت) حاصِل ہوتی۔ (مِرقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص ۸۷ تحتَ الحدیث ۵۸۲۶)

www.dawateislami.net

خوفِ خدا

حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ نے ایک بار پَرِندے کو دیکھ کر فرمایا: اے پرندے! کاش! میں تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔ (قوتُ القلوب ج ۱ ص ٤۵۹) خُدا کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ دَرَخْت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔

(الزھد للامام احمد ص ۱٤۱ قول نمبر ۵۸۱)

تجھے حُسنِ ظاہِر نے دھوکے میں ڈالا!

صَحابی ابنِ صَحابی سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں وہ خوب صورت چِہروں والے جو اپنی جوانیوں پر اِتْرایا کرتے تھے! کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور مضبوط دیواروں کے ذریعے ان کو مَحْفوظ کیا! کہاں ہیں وہ سپہ سالار (COMMANDERS) جو میدانِ جنگ میں کامیابیاں سمیٹا کرتے تھے! وَقْت انہیں زمین میں گاڑ چکا ہے، وہ اب قَبْر کے تنگ اور اندھیرے گڑھے میں جا پڑے ہیں، جلدی کرو! نیکیوں میں سَبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۳٦۵ حدیث ۱۰۵۹۵)

ابھی سے تیّاری کرلیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ ہمیں دنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بے وفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قَبْر وحَشْر کی تیاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقعی **عَقْلمَند** وُہی ہے جو موت

سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قبر کی روشنی کا اِنْتِظام کر لے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا ملازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، **نمازیں** جان بوجھ کر قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عذرِ شَرْعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قُدْرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے اَلْغَرض خوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** پاک اور اُس کے رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نِرالی ہو فیشن نِرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے آخِر میں سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں

اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابن عساکر ج۹ ص۳٤۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

”گیسو رکھنا نبیِ پاک کی سُنّت ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سَر کے بالوں وغیرہ کی 22 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے) کان مُبارَک تک تو ﴿2﴾ کبھی کان مُبارَک کی لَو (یعنی کان کے نیچے کے رُخ کی نوک) تک اور ﴿3﴾ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں (یعنی مبارک کندھوں کو چھوجاتیں یعنی ٹچ (TOUCH) ہوتیں)۔ (الشمائل المحمدیة للترمذی ص۳٤،۳۵،۱۸)

﴿4﴾ ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ﴿5﴾ کندھوں کو چھونے کی حَد تک زُلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُمُوماً نَفْس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں

ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنَّت ادا کر ہی لینی چاہیے، البتَّہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد کنگھی کرنے سے زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب ظاہر ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے ﴿6﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کیلئے **حرام** ہے۔ (دیکھئے: فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۶۰۰) ﴿7﴾ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صُوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جوڑے (یعنی عورَتوں کی طرح بال اکٹّھے کر کے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شَرع ہیں۔ **تَصَوُّف** بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہِشاتِ نَفْس کو مٹانے کا نام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷) ﴿8﴾ عورَت کا سر منڈوانا حرام ہے۔ (دیکھئے: فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص۶۶۴) ﴿9﴾ عورَت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نَصرانی عورَتوں نے کٹوانے شُرُوع کر دیے ناجائز و گُناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۸)

چھوٹی بچیّوں کے بال بھی مَردانہ طرز پر نہ کٹوائیے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے ﴿10﴾ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ **سنّت** کے خلاف ہے ﴿11﴾ **سنّت** یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۸) ﴿12﴾ مَرد کو اِختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۲) ﴿13﴾ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے دونوں چیزیں ثابِت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صِرْف اِحْرام سے باہَر ہونے کے وَقْت ثابِت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابِت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۶) ﴿14﴾ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیْعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا **سنّت** نہیں ﴿15﴾ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکْرام کرے۔'' (ابو داوٗد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے ﴿16﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلَیْہِ السَّلام نے سب سے پہلے **مونچھ** کے بال تراشے (یعنی کاٹ چھانٹ کی) اور سب سے پہلے **سفید بال** دیکھا۔ عرض کی: اے ربّ! یہ کیا ہے؟ **اللہ** پاک نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ **وقار** ہے۔'' عرض کی: اے میرے ربّ! میرا **وقار** زیادہ کر۔ (موطّا ج۲ ص ٤١٥ حدیث ١٧٥٦) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مونچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اورانہوں نے تراشیں (یعنی کاٹ چھانٹ کی) مگر ان کے دینوں میں مونچھ کاٹنا حکمِ شَرعی نہ تھا

اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سنّتِ ابراہیمی ہوا۔ (مراۃ ج۶ص۱۹۳) ﴿17﴾ بَچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸، ۳۵۷) ﴿18﴾ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۷،۳۵۸) یعنی جب سر کے بال نہ مونڈائیں صِرْف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بَہُت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈا دیے جائیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۵۸۷، ۵۸۸، عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿19﴾ چار چیزوں کے مُتَعَلِّق حکم یہ ہے کہ دَفْن کردی جائیں، بال، ناخن، حیض کا لَتّا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) (اور) خون۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷، ۵۸۸، عالمگیری ج۵ص۳۵۸) ﴿20﴾ مَرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زَرد (یعنی پیلا۔YELLOW) رنگ کر دینا مُسْتَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے ﴿21﴾ داڑھی یا سَر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سَر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی توثیق (یعنی مضبوطی) یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِيَ عَنهُ کے پاس ایک نابینا (BLIND) شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سَر میں کالی مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جا چکا تھا! ﴿22﴾ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خَط کے کنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں

میں ظاہِر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشِش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نَظَر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہیے۔

سُنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ الْمدینہ کی 100 صَفْحات کی کتاب **''550 سُنَّتیں اور آداب''** خرید فرمائیے اور پڑھیے۔ سُنَّتیں سیکھنے کا ایک ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے سُنَّتیں سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مَنْقَبت سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ

یقیناً مَنْبَعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں حقیقی عاشقِ خیرُ الْوریٰ صِدّیقِ اکبر ہیں
بِلا شک پیکرِ صبر و رِضا صِدّیقِ اکبر ہیں یقیناً مَخزنِ صِدق و وفا صِدّیقِ اکبر ہیں
نِہایت مُتَّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں تَقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقیا صِدّیقِ اکبر ہیں
جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں وُہی یارِ مَزارِ مصطفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں
طبیبِ ہر مریضِ لَا دوا صِدّیقِ اکبر ہیں غریبوں بے کسوں کا آسرا صِدّیقِ اکبر ہیں
امیرُالْمُؤمنیں ہیں آپ امامُ الْمُسلمیں ہیں آپ نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے ان کی
رفیقِ سرورِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں

عُمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عُثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافِعی کے پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں

تمامی اولیاءُ اللہ کے سردار ہیں جو اُس
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلا شک پیشوائے اَصفیا صِدّیق اکبر ہیں

خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اک سے
فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
نہ ڈوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں

بھٹک سکتے نہیں ہم اپنی منزِل ٹھوکروں میں ہے
نبی کا ہے کرم اور رہنما صِدّیقِ اکبر ہیں

گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کردیا مجھ کو
طبیب اب بس مرے تو آپ یا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حَشر میں حامی
مُحِبِّ شافِعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّاؔر آفت سے خدا کی خاص رَحمت سے
نبی والی ترے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش ص ٥٦٥ تا ٥٦٧)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی!

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

٢٧ جُمادَی الاُولٰی ١٤٤٥ھ
12-12-2023

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دے دیجئے

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		شواہد النبوۃ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
ترجمۂ قرآن کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ کراچی	سبل الھدٰی والرشاد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	مدارج النبوۃ	مرکز اہل سنّت برکات رضا الھند
تفسیر خازن	مصر	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر روح البیان	دار احیاء التراث العربی بیروت	الریاض النضرۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	البدء والتاریخ	مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ قاہرہ
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	تاریخ الخلفاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	البدایۃ والنہایۃ	دار الفکر بیروت
موطّا	دار المعرفۃ بیروت	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	الزھد	دار الغد الجدید المنصورۃ مصر
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	قوت القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند ابویعلٰی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
شرح معانی الآثار	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مستدرک	دار المعرفۃ بیروت	البدور السافرۃ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور	مرکز اہل سنّت برکات رضا الھند
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیۃ بیروت	رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
ارشاد الساری	دار الفکر بیروت	مطلع القمرین	مکتبہ بہار شریعت لاہور
لمعات التنقیح	دار النوادر دمشق	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ کراچی
نزہۃ القاری	فرید بک اسٹال لاہور	عجائب القرآن	مکتبۃ المدینہ کراچی
الشمائل المحمدیۃ	دار احیاء التراث العربی بیروت	ایمان کی پہچان	مکتبۃ المدینہ کراچی
دلائل النبوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
الروض الانف	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ذوقِ نعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مواہب لدنیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مِنْبرِ مُنوَّر کے زینے کا اِحترام	17
بچپن کا حیرت انگیز واقِعہ	1	سرکارِ نامدار کا یار	18
عاشقِ اکبر کا مُختصر تعارُف	3	مُریدِ کامِل	20
10 فضائلِ عاشقِ اکبر بَزَبانِ محبوبِ ربِّ اکبر	4	صدّیقِ اکبر نے امامت فرمائی	20
سب سے پہلے کون ایمان لایا؟	6	غارِ ثَور کا سانپ	22
سب سے افضل کون؟	6	اللہ ہمارے ساتھ ہے	23
تو میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا	7	واہ رے مکڑی تیرا مقدّر!	26
کلامِ حسّن	8	صِدّیقِ اکبر کی انوکھی آرزو	26
مال وجان آقائے دوجہان پر قربان	9	سَفَرِ آخرت میں مُوافقت	28
کروں تیرے نام پہ جاں فدا	10	صدّیقِ اکبر کا غمِ مصطفٰے	30
راہِ خُدا میں مُشکِلات پر صَبْر	12	کاش! ہمیں بھی غمِ مصطفٰے نصیب ہو	31
سات غلام خرید کر آزاد کئے	13	خواب میں دیدارِ مُصطفٰے	32
تین چیزیں پسند ہیں	14	یومِ وفات اور کفن میں شوقِ مُوافَقت	33
تینوں آرزوئیں برآئیں	14	صدّیقِ اکبر کی وفات کا سبب غمِ مصطفٰے تھا	33
کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے	15	مَریضِ مصطفٰے	34
مَحبَّت کے کُھوکھلے دعوے	15	دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا	35
یارِ غار کا مالی ایثار	16	سیِّدُنا صدّیق اکبر کو زَہر دیا گیا	35
صدّیقِ اکبر سب سے بڑے پرہیز گار	17	بعض مُبارک ہستیاں جنہیں زَہر دیا گیا	36

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یا رسولَ اللہ! ابوبکر حاضِر ہے	37	مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا	48
صِدیقِ اکبر حیاتُ النَّبی کے قائل تھے	38	قِیامت کے دن فکرِ اُمَّت کا انداز	48
حیاتُ الْاَنبیا	39	کاش! ہم پکّے عاشقِ رسول بن جائیں	50
گستاخِ رسول سے دُور رہو	39	صدّیقِ اکبر نے خواب میں آپریشن فرمایا	51
گستاخِ صَحابہ کی صُحبت کی نُحوست (واقِعہ)	40	منہ میں پتّھر رکھ لیتے	53
قَبْر میں شیخین کا وسیلہ کام آ گیا	41	خوفِ خدا	54
بروزِ مَحشر مزاراتِ مُنوّرہ سے باہَر آنے کا حسین مَنظر	42	تجھے حُسن ظاہِر نے دھوکے میں ڈالا!	54
راہِ خدا میں آنے والی مشکِلات کا سامنا کیجئے	43	ابھی سے تیّاری کر لیجئے	54
غمِ دنیا میں نہیں، غمِ مصطَفٰے میں روئیں	43	زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی 22 سنّتیں اور آداب	56
یہ کیسا عشق اور کیسی مَحبَّت ہے؟	45	مَنقَبت سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	60
تاقِیامت "اُمّتی اُمّتی" فرمائیں گے	47	مآخذ و مراجع	62

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- سرگودھا: [illegible] فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 34921389-95/34126999 فیکس: 34125858
Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net
مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC1286